عہد نبوی ﷺ کے نظام تعلیم میں خواتین کا کردار

صوفیہ فرناز
شعبہ اسلامی تاریخ، جامعہ کراچی

تلخیص مقالہ

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی تمام مخلوقات میں علم کی نعمت عطا فرما کر بلند و برتر مقام عطا فرمایا ہے اللہ کے نبی ﷺ نے ہر مرد اور عورت پر علم کا حصول فرض قرار دیا ہے کیونکہ تعلیم یافتہ مرد و خواتین ہی باشعور اور صحتمند معاشرہ تشکیل دے سکتے ہیں خصوصاً عورت جو ایک نسل کو پرورش کی ذمہ دار ہوتی ہے۔ دینی اور دنیاوی علوم سے مزین باشعور ماں جو اعلیٰ اخلاقی قدروں کی پاسدار ہوتی ہے۔ وہ اپنے علم و ہنر کے ذریعہ ایک مضبوط خاندان اور مستحکم معاشرہ کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتی ہے اس کی مثال عہد نبوی میں امہات المومنینؓ اور صحابیاتؓ رسول قائم کر چکی ہیں۔

Abstract

Allah bestowed knowledge to human beings and made them superior among all His creation. The Holy Prophet said that every man and woman must acquire knowledge to play his/her role in developing a healthy society, particularly woman who is responsible for development of a generation, an educated mother with ethical values develop a strong family and socity. The example have been established by Ummat-ul-Ma'minin and Sahabiyat in the period of the Holy Prophet.

دین اسلام کو دیگر الہامی و غیر الہامی مذہب پر یہ فوقیت و امتیاز حاصل ہے کہ اس نے انسان کو علم عطا کر کے تمام مخلوقات کا کائنات پر اس کی برتری قائم کر دی اور انسان کو اشرف المخلوقات قرار دیا جبکہ دیگر مخلوقات اس نعمت سے محروم رکھی گئیں دیگر جاندار مخلوقات خواہ وہ درند ہوں یا چرند و پرند یا آبی مخلوق یہ محض جبلی طور پر اپنی ضرورت و احتیاج اور حفاظت کا علم رکھتے ہیں جبکہ انسانی علم جبلی بھی ہوتا ہے اور کسبی بھی اللہ کی عطا کردہ عقل و شعور کی بنیاد پر انسان کے اکتساب علم کا سلسلہ اس کی پیدائش سے لے کر موت تک جاری رہتا ہے بقول ڈاکٹر حمید اللہ کہ ہم اپنے آباؤ اجداد کے تجربوں سے بھی فائدہ اٹھاتے ہیں اور اپنے ذاتی تجربوں سے اپنے علم میں اضافہ کرتے ہیں اور یہ سارا علم اپنی آئندہ نسلوں کو منتقل کر دیتے ہیں یہ ضرب المثل بہت مشہور ہے کہ ''پیدا ہونے سے لے کر موت تک علم حاصل کرتے رہو''[1]۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک علم وہ واحد وسیلہ ہے جس سے انسان خالق حقیقی

کو پہچان سکتا ہے اور اسی علم کے ذریعہ اپنی اس زندگی اور اس کے بعد آنے والی زندگی کے لیئے مکمل تیاری کرسکتا ہے اللہ تعالیٰ نے دنیا تخلیق فرمائی تو سب سے پہلے قلم ہی کو تخلیق کیا قلم اور اس سے جو کچھ لکھا جائے وہ علم کی نشاندہی کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ عمل اس حد تک اہم ہے کہ اس نے اس کی قسم کھائی ہے۔ شیخ محمد یٰسین قرآنِ کریم کا حوالہ دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''قسم ہے قلم کی اور جو کچھ وہ لکھتے ہیں (القلم،۶۸:۱)''[۲]

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ پر جو پہلی وحی نازل فرمائی اس میں عبادات صدقات وخیرات کا حکم نہ تھا بلکہ وحی کے الفاظ تھے:

''پڑھ اپنے رب کے نام سے، جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا، تو پڑھتا رہ، تیرا رب بڑے کرم والا ہے جس نے قلم کے ذریعہ علم سکھایا، جس نے انسان کو وہ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا''۔

(القرآن:۹۶:۱۔۵)

ان آیات میں رسول اللہ کو پڑھنے کا حکم دیا جاتا ہے۔ پہلے جملے میں اللہ کی طرف سے ایک حکم آتا ہے اور پھر پڑھنے کی اہمیت اس وحی میں بیان کردی جاتی ہے، یعنی یہ قلم ہی وہ واسطہ ہے جو انسانی تہذیب وتمدن کا ضامن ومحافظ ہے اسی ذریعہ سے انسان وہ چیزیں سیکھتا ہے جو اسے معلوم نہیں ہوتیں۔[۳] علم کی اہمیت کے پیشِ نظر رسول اللہؐ نے ہر مسلمان کے لئے تعلیمی سہولت کا بھی اہتمام کیا، عہد نبوی میں جتنے تعلیمی ادارے قائم ہوئے وہ سب مختلف مساجد سے متصل تھے، بلکہ مساجد کو ہی تعلیمی ادارے کی حیثیت دی گئی۔ مسجد نبوی میں درس وتدریس کا سلسلہ شروع ہونے کے بعد رفتہ رفتہ رسول اللہ نے کئی اور مقامات پر ایسے ادارے قائم کرنے شروع کئے۔ مختلف حوالوں سے ایسی نو مساجد کی تصدیق ہوئی ہے جنہیں تعلیمی مقاصد کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔[۴] طبری بیان کے مطابق جب حضرت معاذ بن جبلؓ کو رسولؐ اللہ نے یمن بھیجا تو ان کا فریضہ یہ تھا کہ ایک ضلع سے دوسرے ضلع میں جائیں اور وہاں تعلیم کا انتظام کریں اس کے علاوہ یمن کے گورنر عمر بن حزم کی تقرری کے وقت ان کو جو ہدایت نامہ دیا گیا اسے تاریخ نے محفوظ کرلیا۔ اس میں ٹیکس، انتظامی معاملات اور عدل وانصاف وغیرہ کے متعلق ہدایات کے علاوہ یہ الفاظ بھی ملتے ہیں کہ لوگوں کی تعلیم کا بندوبست کرو، گویا گورنر کے فرائض میں یہ بھی شامل تھا کہ وہ اپنے دائرہ عمل کے اندر رہنے والوں کی تعلیم کا انتظام کرے۔[۵]

اسلام میں حصول علم میں مرد وعورت کی تخصیص روا نہیں رکھی گئی بلکہ دونوں پر یکساں طور پر فرض کیا گیا ہے۔ ابن ماجہ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ نے فرمایا علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد وعورت پر فرض ہے۔[۶] اللہ

تعالیٰ نے عورت کو خالق مجازی قرار دیتے ہوئے ماں کے درجے پر فائز کیا ہے۔ بظاہر کمزور اور مظلوم نظر آنے والی عورت حقیقت میں بڑی طاقتور ہے اگر وہ اپنی حقیقت کو پہچان لے یہ عورت ہی ہے جو بڑے بڑے رہنماؤں اور مجاہدوں کی تخلیق کرتی اور ان کے کردار کی تشکیل کرتی ہے۔ ماں کی گود بچے کی پہلی تربیت گاہ قرار دی گئی ہے اسی لئے ایک عورت کی تعلیم ایک نسل کے تعلیم کے مترادف ہے۔ رسول اللہ نے مردوں کے ساتھ ساتھ خواتین کی تعلیم کا اہتمام فرمایا۔

اسلام کے ابتدائی زمانے میں مسجد نبوی میں مرد اور خواتین دونوں براہ راست تعلیمات نبوی سے استفادہ کرتے تھے۔[۷] بخاری میں حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے،، عورتوں نے آنحضرت ﷺ سے عرض کی کہ مرد آپؐ کے پاس آنے میں ہم سے غالب ہیں تو آپؐ اپنی طرف سے (خاص) ہمارے لیے ایک دن مقرر کردیجئے آپؐ نے ان سے ایک دن ملنے کا وعدہ فرمایا اس دن ان کو نصیحت کی اور شرع کے احکام بتلائے۔[۸] خواتین کو زیور تعلیم سے آراستہ کرنے میں امہات المومنینؓ آپؐ کی شریک کار رہیں کیونکہ ان سب کو رسول اللہؐ سے براہ راست اکتساب علم کے زیادہ مواقع میسر تھے۔ قرآن نے واضح طور پر امہات المومنین کو اس فرض کی اہمیت سے آگاہ کیا ہے۔ سورہ احزاب میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یاد کرلیا کرو جو تمہارے گھروں میں اللہ کی آیات اور حکمت کے بارے میں پڑھا جاتا ہے۔[9] چنانچہ امہات المومنین نے حصول تعلیم کے ساتھ ہی اشاعت تعلیم کا فریضہ بھی سرانجام دیا۔

عہد نبوی کی خواتین میں علم وفضل اور درس وتدرس کے حوالے سے سب سے نمایاں مقام حضرت عائشہؓ کو حاصل تھا۔ حضرت عروہ بن زبیر کا قول ہے کہ ''قرآن، فرائض، حلال وحرام، فقہ، شاعری، طب، عرب کی تاریخ اور نسب کا عالم عائشہؓ سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا''۔[۱۰]

حضرت عائشہ کا شمار مجتہدین صحابہ میں ہے۔ ابو بردہ بن ابی موسیٰ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ اتنی بڑی عالم تھیں کہ اصحاب رسولؐ جب کسی بات میں شک کرتے تھے حضرت عائشہ سے پوچھتے تھے اور ان سے اس بات کا علم پاتے تھے۔[۱۱] ان کا علم صرف ان کی ذات تک محدود نہ تھا کہ بلکہ علم کی اشاعت کے لیے انہوں نے ہر ممکن طریقہ کا اختیار کیا تھا۔ آپ ایام حج میں اپنا خیمہ پہاڑ کے دامن میں نصب کراتی تھیں تاکہ خواتین عرب اپنی معلومات میں اضافہ کے لیے بلا تکلف آپ سے رجوع کرسکیں اس طرح آپ نے دوران حج بھی خواتین کے لیے محفوظ اور علیحدہ عارضی درسگاہ کا انتظام کر رکھا تھا۔[۱۲] ادبی حیثیت سے جناب عائشہؓ شیریں کلام اور فصیح اللسان تھیں اگرچہ شعر نہیں کہتی تھیں تاہم شاعرانہ ذوق اس قدر عمدہ پایا تھا کہ حضرت حسان بن ثابت جو عرب کے مسلم الثبوت شاعر تھے ان کی خدمت میں اشعار سنانے کے لیے حاضر ہوتے تھے۔ شاعری

سے گہرے شغف کے باعث عہد جاہلیہ اور عہد اسلام کے شعراء کے اشعار انہیں بکثرت یاد تھے۔ [۱۳]

حصول علم اور اشاعت علم میں حضرت ام سلمہؓ کا بلند مرتبہ ہے۔ حضرت ام سلمہؓ سے ۳۷۸ روایتیں مروی ہیں اس بناء پر وہ محدثین صحابہ کے تیسرے درجے میں شامل ہیں مجتہد تھیں، صاحب اصابہ نے ان کے تذکرے میں لکھا ہے کہ وہ کامل العقل اور صاحب الرائے تھیں [۱۴] اگرچہ حضرت عائشہؓ اور حضرت ام سلمہؓ مخزن علم تھیں۔ لیکن ان کو پڑھنا آتا تھا لکھنا نہیں آتا تھا [۱۵] ان کے علاوہ حضرت حفصہؓ اور حضرت صفیہؓ بھی اس عہد کی مسلمان خواتین میں علمی اعتبار سے سرفہرست تھیں۔ امہات المومنین کے علاوہ متعدد صحابیات نے علمی و تبلیغی میدان میں اپنی حیثیت کو تسلیم کرایا کیونکہ رسول اللہؐ نے خواتین کے لیے تعلیم لازمی قرار دیتے وقت کسی قبیلہ یا منصب یا حیثیت کی خواتین کے لیے خصوصی احکامات جاری نہیں فرماتے تھے بلکہ سب کو مساوی تصور کرتے ہوئے حصولِ تعلیم کا مشورہ دیا تھا آپ نے لونڈیوں کی آزادی اور ان کی شادی سے پہلے انہیں تعلیم دینے کی ہدایت فرمائی تھی۔ [۱۶] صحیح بخاری میں حضرت موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ تین آدمیوں کو دُہرا ثواب ملے گا جن میں سے ایک وہ شخص ہے جس کے پاس ایک لونڈی ہو پھر وہ اس کو اچھی طرح ادب سکھائے اور اچھی طرح تعلیم دے اور آزاد کر کے اس سے نکاح کر لے تو اُس کو دُہرا ثواب ملے گا [۱۷] یہی وجہ تھی کہ رسول اللہؐ کے عہد میں علم و فضل کے اعتبار سے خواتین، مردوں سے کم نہ تھیں۔ خواتین مفسر بھی تھیں اور محدث و فقیہہ بھی۔ تفسیر میں حضرت عائشہ کو کمال حاصل تھا جبکہ حدیث میں ازواج مطہرات عموماً اور حضرت عائشہؓ وام سلمہؓ خصوصاً تمام صحابیات سے ممتاز تھیں۔ ان کے علاوہ ام عطیہؓ، ام ہانیؓ، اسماء بنت ابوبکرؓ اور فاطمہ بنت قیسؓ کثیر الروایا گزری ہیں۔ [۱۸] جبکہ متعدد صحابیات اور امہات المومنین کو قرآن کریم حفظ تھا۔ ان میں حضرت عائشہؓ، حضرت حفصہؓ، حضرت ام سلمہؓ جبکہ صحابیات میں حضرت ام ورقہ سرفہرست ہیں۔ حضرت ہند بنت اسید، ام ہشام بنت حارثہ، رافطہ بنت حیان اور ام سعد بنت سعد ابن ربیع قرآن کے بعض حصوں کی حافظ تھیں، حضرت ام سعدؓ قرآن مجید کا درس بھی دیتی تھیں۔ [۱۹] فقہ میں حضرت عائشہؓ کے فتاوے سے ایک چھوٹا سا رسالہ تیار ہوسکتا ہے۔ حضرت صفیہؓ، حضرت حفصہؓ، امِ حبیبہؓ، اسماء بنت ابی بکرؓ، لیلیٰ بنت قائفؓ، خولا بنت تویتؓ، ام الدرداؓ، عاتکہ بنت زیدؓ، سہلہ بنت سہیلؓ، فاطمہ بنت قیس، زینب بنت ابوسلمہؓ، ام ایمن، ام یوسفؓ اور ام سلمہؓ کے فتاوے ایک مختصر رسالے میں جمع کیے جاسکتے ہیں۔ [۲۰]

بعثت نبوی ﷺ سے قبل ہی عرب میں پڑھنے کے ساتھ ساتھ لکھنے کا رواج ہو چکا تھا اس میدان میں خواتین، مردوں سے پیچھے نہ تھیں۔ حضرت شفاؓ کو اس میں خاص شہرت حاصل تھی جو حضرت عمرؓ کی رشتہ دار تھیں۔ قبول اسلام سے قبل یہ جھاڑ پھونک بھی کیا کرتی تھیں۔ بعد از اسلام انہوں نے آنحضرتؐ سے جھاڑ پھونک سے متعلق استفسار کیا اس وقت حضرت حفصہؓ آپ ﷺ

کے ساتھ تھیں۔ رسوال اللہؐ نے اجازت دیتے ہوئے فرمایا تم حفصہؓ کو نملہ کا جھاڑ پھونک کیوں نہیں سکھا دیتیں جس طرح تم نے اسے لکھنا سکھایا ہے۔ ۲۱ حضرت شفاء کے علاوہ حضرت حفصہؓ، ام کلثومؓ بنت عتبہ، عائشہؓ بنت سعد، کریمہؓ بنت مقدار بھی لکھنا جانتی تھیں۔ ۲۲

عہدِ نبویﷺ میں خواتین نے صرف دینی علوم ہی میں مہارت حاصل نہیں کی بلکہ طب، شاعری، ادب اور تاریخ میں نام حاصل کیا۔ طب کے شعبے میں حضرت رفیدہ، حضرت ام مطاع، ام کبشہ، حمنہ بنت جحش، معاذہ، امیمہ، امِ زیاد، ربیع بنت معوذ، ام عطیہ اور ام سلیم کو یہ اعزاز حاصل ہوا کہ انہوں نے طب میں خصوصی مہارت حاصل کی۔ حضرت رفیدہ کے خیمے کو جراح خانہ کی حیثیت حاصل تھی ان کا یہ طبی اور تعلیمی مرکز مسجد نبوی سے متصل تھا۔ ۲۳ حضرت حمنہ بنت جحش، یہ زوجہ رسولؐ حضرت زینبؓ بنت جحش کی بہن اور رسولؐ اللہ کی پھوپھی زاد تھیں۔ انہوں نے مدینہ ہجرت کا شرف حاصل کیا۔ غزوات میں سے احد میں نمایاں شرکت کی فوجیوں کو پانی پلاتیں اور زخمیوں کا علاج کرتی تھیں۔ ۲۴

طب کے علاوہ ادب وشاعری میں خواتین نے اپنی حیثیت کو منوایا اچھی شاعرات میں حضرت سعدی، صفیہ، ہند بنت حارث، زینب بنت عوام، میمونہ، رُقیہ زیاد، عاتکہ اور امامہ کو نمایاں مقام حاصل تھا۔ خصوصاً خنساءؓ جونجد کے قبیلے بنوسلیم سے تعلق رکھتی تھیں، رسول اللہ کی مدینہ ہجرت کے بعد مشرف بہ اسلام ہوئیں بہترین شاعرہ تھیں۔ رسول اللہ ان کے اشعار سنتے تو حیرت کا اظہار کرتے تھے۔ اقسامِ سخن میں سے مرثیہ میں حضرت خنساء اپنا جواب نہیں رکھتی تھیں۔ اُسد الغابہ میں ہے کہ ناقدانِ سخن کا فیصلہ ہے کہ خنساً کے برابر کوئی عورت شاعر پیدا نہیں ہوئی۔ بازار عکاظ میں جو شعرائے عرب کا سب سے بڑا مرکز تھا، حضرت خنساً کو یہ امتیاز حاصل تھا کہ ان کے خیمے کے دروازے پر ایک علَم نصب ہوتا تھا جس پر یہ الفاظ لکھے تھے "ارثی العرب" یعنی عرب میں سب سے بڑی مرثیہ گو، اپنے ہمعصر مصروف شاعر نابغہ کو جب حضرت خنساً نے اپنا کلام سنایا تو اس نے اعتراف کیا کہ اگر میں ابو بصیر کا کلام نہ سن لیتا تو تجھ کو تمام عالم میں سب سے بڑا شاعر تسلیم کرتا حضرت خنساً صاحب دیوان شاعرہ تھیں۔ ۲۵

ڈاکٹر حمید اللہ کے مطابق ''کتاب الاموال'' جو علم مالیات (Finance) کی ایک پرانی کتاب ابوعبید قاسم کی ہے اس کی روایت کرنے والوں کی فہرست میں سب سے نمایاں نام ایک عورت کا ہے وہ اپنے گھر میں اس کا درس دیا کرتی تھی اور اس درس کو سننے کے لیے مرد آیا کرتے تھے۔ ۲۶ صحابیاتؓ نے صرف دینی اور دنیاوی تعلیم کی تحصیل ہی نہ کی بلکہ اس کی اشاعت میں مصروف وپیہم رہیں خصوصاً اسلام کی تبلیغ واشاعت میں اہم کردار ادا کیا اور خاندان کے مردوں کو خواہ وہ بھائی ہوں یا خاوند انہیں دین اسلام کی جانب راغب کرنے کا فریضہ انجام دیا۔ چنانچہ حضرت فاطمہ بنت خطاب کی دعوت پر ان کے بھائی حضرت عمرؓ نے اسلام قبول کیا ۲۷ حضرت ام سلیم کی تبلیغ پر حضرت ابوطلحہؓ اور حضرت ام حکیم کی تحریک پر ان کے شوہر حضرت عکرمہؓ نے اسلام قبول کیا۔ ۲۸ حضرت ام شریک دوسیہؓ کی وجہ سے قریش کی عورتوں میں اسلام پھیلا جو نہایت مخفی طور پر اس خدمت کو انجام دیتی تھیں۔ ۲۹

نماز کی امامت ایک اہم دینی فریضہ ہے اور یہ ذمہ داری وہی انجام دیتا ہے جو دین کا علم رکھتا ہو۔ متعدد صاحب علم صحابیات نے اس کو خواتین کے مجمع میں انجام دیا ہے۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ، حضرت ام سلمہؓ، ام ورقہؓ بنت عبداللہ اور سعدہ بنت قمامہ عورتوں کی امامت کیا کرتی تھیں۔ ۳۰ خصوصاً حضرت ام ورقہ جو انصاری تھیں اور حفظ قرآن تھیں۔ رسول اللہ نے ان کو عورتوں کا امام بنایا تھا انہوں نے رسول اللہؐ سے درخواست کی کہ ایک مؤذن بھی مقرر فرمایئے چنانچہ مؤذن اذان دیتا تھا اور یہ عورتوں کی امامت کرتی تھیں راتوں کو قرآن پڑھا کرتی تھیں، اپنے غلاموں کے ہاتھوں شہید ہوئیں۔ ۳۱

مختصر یہ کہ حصولِ علم اور اشاعت علم میں خواتین کسی سطح پر مردوں سے کم نہ تھیں بعض صحابیات کو تو یہ اعزاز حاصل ہے کہ ان سے تحصیل علم کرنے والوں میں مرد شامل تھے۔ ایسی خواتین میں سرفہرست حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ کے نام آتے ہیں جو امہات المومنین میں سے تھیں۔ حضرت عائشہؓ سے علم حاصل کرنے والے افراد کی کم از کم تعداد ۱۰۰ ہے ان کے متعلمین میں مرد اور خواتین سب شامل تھے اس اعتبار سے حضورؐ کے دور میں خواتین کی تعلیم اور اس نظام تعلیم و تربیت میں خواتین کی شرکت کا اندازہ ہوتا ہے۔ ۳۲

مذکورہ بالا جائزے سے اسلامی معاشرے میں خواتین کی تعلیم و تربیت کی اہمیت بخوبی واضح ہو جاتی ہے عورت نسلوں کی امین ہوتی ہے اس کی تعلیم و تربیت میں کوتاہی نسلوں کی تباہی ہے۔ اسلام جو ایک پُر از حکمت مذہب ہے ایک مضبوط اور مستحکم اسلامی معاشرہ کی تشکیل کا خواہاں ہے جس میں مرد اور عورت مرکزی کردار ادا کرتے ہیں اس لیے رسول اللہ نے مردوں کے ساتھ خواتین کی تعلیم کا اہتمام فرمایا ہے لیکن عہد حاضر میں چند تنگ نظر افراد خوش خود ساختہ شریعت کو جواز بنا کر بزور طاقت خواتین کو تعلیم کے حق سے محروم رکھنا چاہتے ہیں اور اس کو اپنا دینی فریضہ سمجھتے ہیں آج کے تعلیمی ماحول میں ہمیں چند خواتین کی جو غیر اخلاقی آزادی نظر آتی ہے اس میں قصور تعلیم کا نہیں بلکہ ہماری تربیت کا ہے بحیثیت ماں اور باپ اور بحیثیت استاد آج ہم اپنی ذمہ داریوں سے چشم پوشی کر رہے ہیں جب تک ہم دیانتداری کے ساتھ اپنی ذمہ داریوں کو ادا نہیں کرینگے اسلام کا مطلوبہ معاشرہ جو عدل، مساوات اور اعلیٰ اسلامی اخلاقی اقدار پر مشتمل ہے تشکیل نہیں کر سکیں گے۔ اس کے لیے مردوں کے ساتھ ساتھ خواتین کے لیے بھی اعلیٰ تعلیم بہت ضروری ہے۔

حوالہ جات

۱۔ حمید اللہ، محمد، خطبات بہاولپور: (۱۹۹۴)، اسلام آباد، ادارہ تحقیقات اسلامی، ص ۲۹۴

۲۔ شیخ، محمد یٰسن، عہد نبوی کا تعلیمی نظام: (۱۹۹۵)، آزاد کشمیر، ارشد بک سیلرز، ص ۱۶

۳۔ خطبات بہاولپور،ص۲۹۴محولہ بالا

۴۔ حمیداللہ، محمد عہد نبوی میں نظام حکمرانی: (س ن) حیدرآباددکن، مکتبہ ابراہمیہ ،جلداول،ص۲۱۶،۲۱۵

۵۔ خطبات بہاولپور،ص۳۰۷محولہ بالا

۶۔ ابن ماجہ، ابی عبداللہ محمد: سنن ماجہ (س ن) ترجمہ، علامہ وحیدالزماں صدیقی ، لاہور، اسلامی کتب خانہ، جلد اوّل ، حدیث نمبر۲۲۴ص۱۵۰

۷۔ خطبات بہاولپورص۳۱۹محولہ بالا

۸۔ بخاری ، ابوعبداللہ محمد، صحیح بخاری شریف : (س ن) ترجمہ علامہ وحیدالزماں صدیقی ، لاہور جہانگیر بک ڈپو، جلد اول ،کتاب العلم،ص۱۵۵

۹۔ عہد نبوی کا تعلیمی نظام،ص۱۸۴محولہ بالا

۱۰۔ انصاری،مولانا سعید،سیر الصحابیات: (س ن) لاہور اسلامی پبلشنگ کمپنی،ص۴۹

۱۱۔ ابن سعد،علامہ محمد،طبقات ابن سعد: (۱۹۸۲) ترجمہ علامہ عبداللہ عمادی،کراچی،نفیس اکیڈمی،طبع ششم،حصہ دوم،ص۴۰۹

۱۲۔ محمد طفیل،نقوش رسول نمبر: (۱۹۸۳)،لاہور،ادارہ فروغ اسلام،جلدنمبر۴،ص۱۴۴

۱۳۔ سیر الصحابیات ص۵۳محولہ بالا

۱۴۔ ایضاً،ص۵۷

۱۵۔ البلازری،احمد ابن یحیٰی،فتوح البلدان: (س ن) ترجمہ ابوالخیر مودودی،حیدرآباددکن، جزو،دوم،ص۲۵۳

۱۶۔ عہد نبوی کا تعلیمی نظام،ص۱۸۴محولہ بالا

۱۷۔ صحیح بخاری، کتاب العلم،ص۱۵۴محولہ بالا

۱۸۔ سیر الصحابیات،ص۱۳

۱۹۔ ایضاً

۲۰۔ ایضاً،ص۱۴

۲۱۔ ابوداوًد،سیلمان،سنن ابوداوًد: (س ن) ترجمہ مولانا خورشید قاسمی، لاہور، مکتبہ العلم جلدسوم۔ص۱۹۷
نملہ ایک قسم کی بیماری ہے جو پسلیوں کے قریب ہوتی ہے۔مراد یہ ہے آپؐ نے فرمایا! اے شفابنت عبداللہ تم نملہ بیماری

کے علاج کے لیے جس عمل سے واقف ہو وہ تم حفصہ، کو بھی سکھا دو مذکورہ حدیث سے خواتین کے لیے تعلیم کرنا اور ہنر سیکھنے کی اہمیت واضح ہو جاتی ہے۔(بحوالہ سنن ابی داؤد) ایضاً جو ہری نے لکھا ہے! پہلو میں جو دانے نکلتے ہیں ان کو نمل کہتے ہیں (کیونکہ وہ چیونٹیوں کی طرح چھوٹے چھوٹے اور منتشر ہوتے ہیں) ان کے اطراف کسی قدر ورم ہوتا ہے اور یہ پھیل کر زخم بن جاتے ہیں۔شفاء بنت عبداللہ ان دانوں کو جھاڑنے کا علم جانتی تھیں۔(بحوالہ فتوح البلدان ص ۲۵۲)

۲۲۔ فتوح البلدان ص ۲۵۲۔۲۵۳ محولہ بالا

۲۳۔ سیر الصحابیات ص ۱۴

۲۴۔ ایضاً ص ۲۱۴

۲۵۔ ایضاً، ص ۱۹۵

۲۶۔ خطابات بہاولپور، ص ۳۱۹

۲۷۔ ابن ہشام، عبدالملک، سیرت النبی ابن ہشام: (۱۹۹۴ء) ترجمہ یسین علی حسنی دھلوی، لاہور، ادارہ اسلامیات، جلد اول، ص ۲۲۴

۲۸۔ امام مالک، مؤطا امام مالک: (۱۴۰۲ھ) ترجمہ علامہ وحید الزماں صدیقی، لاہور اسلامی اکادمی، ص ۳۹۲

۲۹۔ سیر الصحابیات، ص ۱۱

۳۰۔ ایضاً

۳۱۔ ابن حنبل، امام احمد، مسند امام احمد بن حنبل: (س ن) ترجمہ مولانا ظفر اقبال، لاہور مکتبہ رحمانیہ، جلد ۱۲، ص ۲۹۶
ام ورقہ نے ایک لونڈی اور غلام کو مدبّر بنایا یعنی اس شرط پر آزادی کا وعدہ کیا کہ میرے مرنے کے بعد تم آزاد ہو نگے۔ان دونوں کو گزرتے دنوں کے ساتھ ان کی عمر لمبی لگنے لگی چنانچہ ایک رات کو چادر ڈال کر ان کا کام تمام کر دیا۔ یہ خلافت فاروقی کا واقعہ ہے حضرت عمرؓ نے ان دونوں کو گرفتار کر کے سولی پر لٹکا دیا وہ دونوں پہلے مجرم ہیں جن کو مدینہ منورہ میں سولی دی گئی۔بحوالہ سند امام احمد بن حنبل، جلد ۱۲، ص ۲۸۹

۳۲۔ عہد نبوی کا تعلیمی نظام، ص ۱۹۵، محولہ بالا

ڈاکٹر صوفیہ فرناز بحیثیت اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اسلامی تاریخ، جامعہ کراچی میں تدریس کے فرائض سرانجام دے رہی ہیں۔